بقیہ مضمون

"مضمون اقسام ملازمت پر موافق ومخالف شہادت"

مخفی نہین ہے کیونکہ ان لوگون پر ان مفتریات کا عمدہ اثر (جسپر ہمنے خدا کا اور اپنے مفتریون کا شکریہ ادا کیا ہے) ظاہر ہوچکا ہے تاہم اون مسلمان اخوان کے افہام کی غرض سے جو ملا صاحب اور اون معاونون کو اہل علم و دیندار جانتے ہین دہنا گر علیہ ان کے رسالہ کو پڑہکر اسکے مضامین خلاف واقع کو راست سمجھہ بیٹھے ہین

بقیہ حاشیہ ترجمہ رسالہ صفحہ ۲۸

اس کثرت کے باوجود اسقدر وسعت کے (جو یہان بیان ہوئی ہے) یہہ شرح وتفسیر (ہمارے علم مین) کہین نہین ہوئی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو شریعت یعقوبی پر عمل وفیصلہ کا بادشاہ نے اختیار دیدیا تہا اور اُسوقت بادشاہ اسلام (دین یعقوبی) اختیار کرچکا تہا جس سے شریعت یعقوبی پر عمل کرنا داخل سلطنت ہوسکے۔ یہ اختیار حضرت یوسف علیہ السلام کو حاصل ہوا تہا تو پیچھے کو ہوا تہا۔ جب بادشاہ اسلام مین داخل ہوا یا وہ فوت ہوگیا اور آئین مصری کا عمل موقوف ہوا اور حضرت یوسفؑ کے حق مین "مکنا لیوسف فی الارض" کا مضمون پورا پورا صادق آیا جیساکہ ذوالقرنین کے حق مین انا مکنا لہ فی الارض کا مضمون صادق آیا تہا۔

اسیوقت انکو سلطنت مصری مین استقلال حاصل ہوا تہا جسکا شکریہ انہون نے "رب قد اتیتنی من الملک" بالفاظ منقولہ حاشیہ ادا کیا

بہائی کو قید مین لینے کے وقت تو وہ مستقل بادشاہ نہوئے تہے صرف نائب السلطنت تہے جنکے اختیارات کا آئین سلطنت مین محدود ہونا ایک لازمی امر ہے اور نیابت کا عین مقتضا۔ اس امر پر یہ قول خداوندی کہ یوسف علیہ السلام بادشاہ کی آئین کے روسے اپنے بہائی کو نہ لے سکتا تہا"

اور وہ ہمارے مضمون "اقسام ملازمت" کو نہین دیکھہ سکے ان مفتریات کا کذب ہونا بہ تفصیل ثابت کرینگے جب ہم مقام بیان شہادت مخالفین پر پہنچین گے - بالفعل ہم بیان شہادت موافقین کی طرف متوجہ ہوتے ہین

❊ سر دست اسقدر کہنے سے ہم رک نہین سکتے کہ ان باتون مین سے جو ہمارے ذمہ لگائی گئی ہین ہمنے ایک بھی نہین کہی - نہ یہ کہا ہے کہ سود حلال ہے نہ یہ کہ جس نوکری مین احکام اسلام کا خلاف کیا جاوے وہ جائز ہے نہ یہ کہ نوع اول قسم سوم ملازمت جس مین احکام شریعت کا خلاف ہی کرنا پڑے مشتبہ ہے نہ یہ کہ مشتبہات سے (جنسے بچنے کا شریعت مین حکم ہے) فرشتون کے سوا کوئی مومن - ولی - متقی - نبی بچ نہین سکتا - نہ یہ کہ عالمون کی مجالس مین جو دن رات تعلیم دین مین مصروف ہین لوگ نہ جائین بلکہ پادریون - نیچریون کرانیون کے مدارس مین جائین نہ یہ کہ جن نوکریون مین احکام شریعت کا خلاف کرنا پڑتا ہے وہ ان حرفون اور پیشون پر ترجیح رکھتی ہین جنکی شرع مین اجازت ہے اور وہ فعل انبیا سے ثابت ہین نہ یہ کہ تین سال گذر جانے کے بعد

صاف اور صریح دلیل ہے اسوقت وہ مستقل بادشاہ نہ ہوتے یا بادشاہ مصر اوسوقت اسلام مین داخل ہوکر اپنی جگہ حضرت یوسف علیہ السلام کو بادشاہ مصر مقرر کرکے خود معزول ہو بیٹھتا اور آئین مصری منسوخ وموقوف ہوکر شریعت یعقوبی پر سلطنت کا عملدرآمد ہوتا تو خدا تعالے نہ آئین مصری کا نام لیتا نہ اس آئین کے روسے یوسف علیہ السلام کے بھائی کو لینے پر قادر نہونے کا ذکر فرماتا - یہہ بات اہل اعتراض کی پوری توجہ کے لایق ہے +

شہادت موافقین کا بیان

مضمون "اقسام ملازمت" مین جو کچھہ ہمنے کہا ہے اس مین کوئی ایک بات بھی ایسی نہین ہے

جس ودرکا حق باطل کرنا جایز ہے یہہ سب ہمپر افترا ہین جسپر ہم دردِ دل سے کہتے ہین کہ جو ان باتون کا قایل ہے خداوند تعالی اسپر ہزار لعنت کرے ۔ اور جو کسی پر ناحق افترا باندہے اوسپر بحکم لعنت اللہ علی الکاذبین ہزار نہی پانچ ہی لعنت ہو ۔ ملا صاحب سچے ہین تو اسپر آمین کہین ۔ اور اگر کچھہ غیرت و حمیت رکھتے ہین تو ان باتون کو ہمارے کلام سے اور خاصکر ان فقرات (صفحہ ۱۰۹ و ۱۱۲) سے جسکو وہ نقل کرتے ہین نکال دین اور معقول انعام پائین جسکے ذریعہ سے وہ نا جایز اموال سلمین سے بچ جائین ۔

ہم قسم کے ساتھہ اُن کو وعدہ دیتے ہین کہ اگر وہ ان باتون کو ہماری کلام سے صریح طور پر نکالدین تو ہم ایک ایک بات پر سو سو روپیہ انعام دینگے اور اگر وہ کوئی بات ہماری کلام کے مفہوم سے ثابت کر دین جسکو تین مصنف مسلم الطرفین جو علوم عقلیہ و نقلیہ مین دخل رکہتے ہون تسلیم کرلین تو ہم ہر ایک بات پر ہی انعام دینگے ۔ ملا صاحب اس امر پر مستعد ہون تو ہم منصفون کے نام لین جنسے وہ تین شخصون کو انتخاب کرلین اور روپیہ بھی جہان وہ چاہین بطور امانت رکھوالین ۔ یہہ نہو سکے تو خدا ہی جبار و قہار سے ڈرین او مان مفتریات سے توبہ کا اشتہار دین اور یہہ بھی وہ غور کرین کہ کس باپ کے بیٹے ہین ان کو ایسے مفتریات پر جرأت و اصرار کب زیبا ہے ۔

جس سے ہمکو تفرد ہوا اور علماے متاخرین یا متقدمین فقہا و اصولین کو اوس سے اتفاق نہو۔ بعض باتون کی تائید مین جو ہمنے اقوال علما کو پیش نہین کیا تو اسکا سبب یہہ ہے کہ اشاعة السنة کے اکثر مضامین ادہر اڈیٹر (خاکسار) کی قلم سے نکلتے ہین ادہر کاپی کئے جاتے اور طبع مین آتے ہین - اس روا روی مین جو کچہہ بادی النظر سے نگاہ مین آتا ہے حوالہ قلم کیا جاتا ہے - اسقدر وقت میسر نہین آتا کہ جملہ شواہد و موافقات کا پورا تتبع کیا جائے اور اون کی تفصیل قلم مین آئے ۔

علاوہ ہمکو اپنے خواص فرقہ پر جو علما کہلاتے ہین یہہ بہی نیک گمان تہا کہ وہ ان مسائل اصول و فروع سے جو ہمارے رسالہ مین مندرج ہوتے ہین واقف ہونگے - ایسے محض ناآشنا و بیخبر نہونگے کہ ان مسایل سے انکار کرینگے یا ان کی تصدیق و تائید مین متردد و متوقف ہونگے -

مضمون ملازمت کے شایع ہونے اور ان پڑہ مجتہدون کی اسپر نکتہ چینی کرنے پر ہمنے اپنے گروہ کے علما سے اس مضمون کی نسبت استصواب و استفسار راے کیا تو بعض علما نے بڑے زور و شور کے ساتہہ اپنا توافق راے ظاہر فرمایا اور بعض نے مخالف یا موافق راے کے دینے سے توقف و سکوت اختیار کیا جس سے معلوم ہوا کہ ہمارے گروہ مین جو علما کہلاتے ہین ان مین ایسے لوگ بہی موجود ہین جو صرف اردو و فارسی یا ٹوٹی پہوٹی عربی جانتے ہین قران و حدیث کا ترجمہ پڑہ کر مفتی یا واعظ بنے ہوئے ہین - علم سے وہ تعلق نہین رکہتے -

ان حضرات کی افہام و اطلاع کے لئے ہم اپنے اقوال کے مؤیدات و شواہد اس مقام مین نقل کرتے ہین ۔

واضح ہو کہ ہمارے مضمون "اقسام ملازمت" کے بعض مطالب کا ایک شاہد و مؤید علماے دہلی کا فتوی ہے - جسکو راقم شیخنا فی العلوم العقلیة مفتی صاحب مرحوم مغفور

محمد صدر الدین خان صدر الصدور ہین - اور ان کی موید ومصدق شیخنا و
شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی - ومفتی رحمت علی
صاحب وحضرت شاہ احمد سعید صاحب مجددی - ونواب قطب الدین خان
صاحب دہلوی - ومولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری - ومولانا مملوک علی
صاحب ومولانا نوازش علی خان صاحب (رحمہم اللہ اجمعین) ہین - یہہ فتوی
غدر سے پیشتر دہلی مین شایع ومشتہر ہو چکا ہے - ہمکو ان دنون میان فقیر اللہ
صاحب تاجر کتب لاہور سے وصول ہوا ہے ان کو اپنے بہائی وشریک تجارت
احمد جامی مرحوم سے ملا تہا انکو دہلی سے دستیاب ہوا تہا اس فتوی کو ہم ذیل
مین درج کرتے ہین اسکی عربی عبارتون کا ترجمہ جو حاشیہ زیرین صفحہ مین ہے
ہمنے کیا ہے اور اس مین ان عبارتون کا پتہ اصل کتب سے (جو ہمکو مطبوع
میسر آمین) بقید نمبر جلد ونمبر صفحہ بتادیا ہے تاکہ وہ لوگ جو اس فتوی یا اسکی
راقم ومصدقین پر اعتماد نہ رکہتے ہون - ان عبارت کو اصل کتب مین دیکہہ لین
اس ترجمہ مین جو بریکٹ (خطوط ہلالی) مین الفاظ ہین وہ بہی بطور تفسیر
ہماری طرف سے ہین*

سوال

کیا فرماتے ہین علماء شریعت اس باب مین کہ حکم کفر یا ظلم یا فسق قطعی کا باستدلال ان
آیات ثلثہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون الظالمون
الفاسقون کی اون لوگون پر کہ جنہون نے عہدہ منصفی کا جانب نصاری سے

ترجمہ[۱] جو لوگ خدا کے اوتارے حکم پر فیصلہ نہ کرین وہ کافر ہین - ظالم ہین -
فاسق ہین*

اختیار کیا ہے ہو سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب

آیات ثلثہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم
الکافرون الظالمون الفاسقون سے حکم کفر وظلم وفسق کا
اہل اسلام پر کہ جنہون نے عہدہ منصفی نصاری قبول کیا ہے ہرگز نہین
ہو سکتا - توضیح اس کی یہہ ہے کہ نزول ان آیات کا یہود ونصاری
کے حق مین ہوا ہے - یہود اشراف قوم پر جو مرتکب زنا ہوتے تھے
باوجود پائے جانے شرائط حد رجم کے حکم رجم کا جاری نہ کرتے
تھے اور اوس حکم کو جو توریت مین مصرح ہے چھپاتے تھے اور ایسی
طرح قصاص مین تغییر وتبدیل احکام الہی کرتے تھے - یعنے
دو شخصون کو عوض خون ایک شخص کے قتل کرتے تھے - اور
مرد کو عوض خون عورت کے قتل نہ کرتے تھے سو اون کے حق
مین الکافرون الظالمون فرمایا اور نصاری نے جب
عدول کیا - احکام انجیل سے فرمایا اون کے حق الفاسقون
الخارجون عن امر اللہ عز وجل چنانچہ دیکھنے سے ان
سب آیات کے اول سے آخر تک یہ بات ظاہر و
عیان ہے قال الاصم الاول والثانی فی الیہود

ترجمہ: اصم نے کہا ہے پہلا اور دوسرا حکم (کافر وظالم ہونے کا) یہود پر لگایا
گیا ہے - تیسرا (فسق) کا نصاری پر - ایسا ہی تفسیر کبیر مین ہے -
(بصفحہ ۶۰۷ جلد ۲)

والثالث فی النصاری کذا فی التفسیر الکبیر۔ وقال قتادة والضحاک نزلت هذه الایات الثلثه فی الیهود دون من اساء من هذه الامة وعن البراء بن عازب رض فی قوله ومن لم یحکم بما انزل الله فاولٰئك هم الکافرون و الظالمون و الفاسقون کلها فی الکافرین وفی لباب التاویل ومن لم یحکم بما انزل الله فاولٰئك هم الکافرون یعنی ان الیهود لما انکروا حکم الله تعالی المنصوص علیه فی التوریة وقالوا انه غیر واجب علیهم فهم کافرون علی الاطلاق بموسی والتوریة و محمد صلی الله علیه و آله وسلم و القران و اختلف العلماء فیمن نزلت هذه الایات الثلثه وهو قوله ومن لم یحکم بما انزل الله فاولٰئك

ترجمہ: قتادہ و ضحاک (تابعیون) کا قول ہے۔ یہ تینون آیتین یہودیون کے حق مین نازل ہوئی ہین نہ حق اس امت کے گنہگارون کے۔ اور براء ابن عازب سے ان آیات کی تفسیر مین مروی ہے کہ یہ سب کافرون کے حق مین ہین (ان اقوال کا اصل خود ہی مین پتہ نہین پایا مترجم نے ان اقوال کو بعینہا معالم التنزیل مین صفحہ (۲۸۲) پایا)

لباب التاویل مین ہے یہ آیات یہود کے حق مین ہین۔ اونہون نے خدا کے حکم سے جو توریت مین بیان ہوا ہے انکار کیا اور یہہ کہا کہ اسکی تعمیل ان پر واجب نہین ہے تو وہ کافر مطلق ہوئے حضرت موسیٰ و توریت کے بھی منکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و قران کے بھی علماء کا اس باب مین اختلاف ہے کہ ان آیات کے مورد نزول کون لوگ ہین۔ مفسرین کی ایک

هم الظالمون . ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم
الفاسقون فقال جماعة من المفسرين ان الايات الثلاثة نزلت
في الكفار ومن غير حكم الله من اليهود لان المسلم اذا ارتكب
كبيرة لا يقال انه كافر وهذا قول ابن عباس وقتادة والضحاك
ويدل على صحة هذا القول ما روي عن البراء بن عازب قال
انزل الله تبارك وتعالى هذه الايات في الكفار كلها اخرجه
مسلم وعن ابن عباس قال ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك
هم الكافرون الى قوله الفاسقون هذه الايات الثلث
نزلت في اليهود خاصة قريظة ونضير اخرجه ابو داؤد
انتهى - مگر چونکہ اعتبار واسطے عموم لفظ کے ہے نہ واسطے خصوص سبب کے
اور لفظ من معرض شرط مین واسطے عموم کے ہے جیسا کہ ثابت ہوا فن اصول مین
تو اب جس مین یہہ صفت پائی جاوے اور عمل کرے ویسا ہی جو یہود و نصاری کرتے
ہتے تو وہ بیشک داخل اس وعید مین ہے یعنی کافر بھی ہے اور ظالم بھی اور
فاسق بھی اور یہی معنے ہین عموم حکم کے -

ترجمہ

جماعت قایل ہے کہ یہ یہودیون وغیرہ کفار کے حق مین نازل ہوئی ہین جو خدا کی
حکم کو بدلاتی ہین کیونکہ مسلمان کسی گناہ کا مرتکب ہوگا (یعنی کسی حکم کا خلاف کریگا)
تو وہ کافر نہ کہلائیگا - یہی ابن عباس (صحابی) وقتادہ وضحاک (تابعیون) کا قول
ہے اور اس قول کی صحت پر یہ حدیث دلیل ہے جو براء بن عازب سے صحیح مسلم
مین (صفحہ ۰، جلد ۲) مروی ہے کہ یہہ آیات کافرون کے حق مین نازل ہوئی ہین
اور ابن عباس سے ابو داؤد مین (صفحہ ۱۲۸) مروی ہے کہ یہ تینون آیتین خاصکر
یہودیون کے حق نازل ہوئی ہین ،،

قال لم اسماعیل القاضی فی احکام القران بعد ان حکی الخلاف فی ذلک ظاهر الایات یدل علی ان من فعل مثل ما فعلوا و اخترع حکماً یخالف به حکم الله وجعله دینا یعمل به فقد لزمه مثل ما لزمهم من الوعید المذکور حاکما کان او غیره کذا قال ابن حجر العسقلانی فی شرح الایات - قال ابن مسعود والحسن والنخعی حکم هذه الایات عامة فی الیهود و فی هذه الامة فکل من ارتشی و بدّل الحکم وحکم بغیر حکم الله فقد کفر وظلم وفسق والیه ذهب السدّی (لباب التاویل) کافر تو اسلئے کہ اوسنے حکم خدا اور رسولؐ کو جو منصوص علیہ ہے تحریف اور تبدیل کیا اور اوسکو غیر واجب جانا اور دوسرا حکم اپنی طرف سے بنا کر اوس جگہہ قایم کیا اور اوسکو حکم خدا اور رسولؐ

ترجمہ قاضی اسمعیل نے احکام القران مین اس آیہ کے مورد نزول مین اختلاف مذکور بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ ان آیات کے ظاہر معانی سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص ایسا کام کرے جو یہود نے کیا تھا یعنے کوئی حکم مخالف حکم خداوندی اپنے پاس سے تجویز کرے - اور اسکو حکم دین واجب العمل قرار دے - اسپر ان آیات کے وعید وارد ہوتی ہے حاکم وقت ہو خواہ کوئی اور - ایسا ہی حافظ ابن حجر عسقلانی نے ان آیات کے شرح مین کہا ہے - ابن مسعود (صحابی) حسن بصری اور نخعی (تابعون) نے کہا ہے ان آیات کا حکم عام ہے یہودیون اور اس امت کے لوگون کو شامل ہے - ان مین سے جو کوئی رشوت لے اور حکم خدا کو بدل دے (یعنے اس حکم کی جگہہ کوئی اور حکم دین مین داخل کرے) اور اس کے موافق فیصلہ کرے - وہ کافر ظالم فاسق (سبھی کچھہ ہے) ایسا ہی سدّی نے کہا ہے (لباب التاویل)

بتایا اور ظالم اسواسطے کہ اوسنے وضع شے فی غیر موضعہ کیا یعنی اللہ کے حکم کو مٹایا اور اوسکی جگہہ اپنی طرفسے ایک حکم بناکر قایم کیا اس سے زیادہ کیا ظلم ہوگا اور فاسق اسلئے کہ اوسنے خروج کیا اطاعت اور حکم خدا ورسول سے قال
الامام فی التفسیر الکبیر فی شرح ہذہ الایۃ ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئک ہم الکافرون المقصود من ہذا الکلام تہدید الیہود فی اقدامہم علی تحریف حکم الله تعالی فی حد الزانی المحصن یعنی انہم لما انکروا حکم الله المنصوص علیہ فی التوریۃ و زعموا انہ غیر واجب فہم کافرون علی الاطلاق لا یستحقون اسم الایمان لا بموسی والتوریۃ ولا بمحمد صلی الله علیہ وسلم والقرآن انتہی فی التفسیر النیشاپوری فی شرح ہذہ الآیۃ ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئک ہم الظالمون ثم انہ سبحانہ تعالی لما بین حکم الزانی المحصن فی التوریۃ ہو الرجم والیہود

ترجمہ امام رازی نے تفسیر کبیر جلد ۳ بصفحہ ۶۰۳ فرمایا ہے کہ ان آیات سے یہودیوں کو اس حکم کی تحریف پر جو زانی کی سزا میں ہے ڈرانا مقصود ہے انہوں نے اس حکم خداوندی سے جو توریت میں صاف بیان ہوا تھا انکار کیا اور اوس کو غیر واجب العمل سمجھا اسلئے وہ کافر مطلق ہوئے نہ وہ حضرت موسی اور توریت کی بابت ایماندار کہلا سکتے ہیں نہ آنحضرت اور قرآن کے"
تفسیر نیشاپوری میں ان آیات کی شرح میں کہا ہے کہ خدا تعالی نے توریت میں زانی کا حکم بیان کیا اور یہودیوں نے اسکو بدل دیا تو قرآن میں یہہ بیان ہوا کہ ہمنے توریت میں یہ حکم دیا تھا کہ جان کے بدلے جان ماری جائے اور آنکھہ کے بدلے آنکھہ پھوڑی جائے تا آخر آیات جس میں ارشاد ہے کہ جو

غیروہ اراد ان یبین ان نص التوریۃ ھو قتل النفس بالنفس
وانھم بدلوہ حیث فضلوا بنی النضیر علی قریظۃ فقال وکتبنا علیھم
فیھا ای فی التوریۃ ان النفس بالنفس والعین بالعین الی اٰخر
ما قال ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الظالمون فی التفسیر
الجواھر ومن لم یحکم بما انزل اللہ الخ وآنہا کہ حکم نکروند بآنچہ خدا تعالی
نزل گروانیدہ وآن جہودان اند کہ بخالفت حکم خدا عوض یک تن دو تن
مے کشتند از بنی قریظہ فاولئک ھم الظالمون پس آن گروہ ظالمان اند
کہ وضع شے مے کنند در غیر موضع آن انتہی ۔ فی معالم التنزیل فی شرح
ھذہ الاٰیۃ ولیحکم اھل الانجیل بما انزل اللہ فیہ قال مقاتل
بن حیان امر اللہ الربانیین والاحبار ان یحکموا بما فی التوریۃ
وامر القسیسین والرھبان ان یحکموا بما فی الانجیل فکفروا وقالوا
عزیر ابن اللہ والمسیح ابن اللہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک
ھم الفاسقون الخارجون من امر اللہ عزوجل انتہی پس تفسیر

ترجمہ

شخص خدا کے ان احکام پر فیصلہ نکرے وہ ظالم ہے ۔
معالم التنزیل (صفحہ ۲۸۳) مین اس آیہ کی شرح مین لکھا ہی کہ مقاتل ابن حیان نے
فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے یہود کے علما کو یہہ حکم دیا تہا کہ وہ احکام توریت
کے مطابق فیصلہ کرین اور نصارے کے علما اور درویشون کو یہہ حکم دیا تہا کہ
احکام انجیل کے موافق حکم کیا کرین ان دونون نے کفر کیا (یہودنے) کہا
عزیر خدا کا بیٹا ہے (نصاری نے کہا) مسیح علیہ السلام خدا کا بیٹا ہے
اور جو خدا کے اتارے احکام پر فیصلہ نہ کرے وہی فاسق ہین خدا کی اطاعت
حکم سے خارج ✣

ان آیات سے جو علماء محققین نے لکھا ہے معلوم ہوا کہ حکم ان آیات کا متعلق ہے جاحدین و منکرین و مستخفین سے اور یہہ تینون صفات موصوف واحد کی ہین ٭

فی البیضاوی ومن لم یحکم بما انزل اللہ مستہینا بہ منکرا لہ فاولئک هم الکافرون لاستهانتهم بہ وتمردهم بان حکموا بغیره ولذلک وصفهم بقولہ الکافرون والظالمون والفاسقون فکفرهم لانکارهم وظلمهم بالحکم علی خلافہ وفسقهم بالخروج عنہ انتهی فی الکشاف ومن لم یحکم بما انزل اللہ مستهینا فاولئک هم الکافرون والظالمون والفاسقون وصفهم بالعتو فی کفرهم حین ظلموا بآیات اللہ بالاستهانة وتمردوا بان حکموا بغیرها وعن ابن عباس رضی اللہ ان الکافرین والظالمین والفاسقین اهل الکتاب وعنہ نعم القوم انتم ما کان من حلو فلکم

ترجمہ

بیضاوی مین ہے (الصفحہ ۲۲۶) جو لوگ خدا کی اتارے احکام پر اُن کو ہلکا جانکر اور اُن سے منکر ہوکر فیصلہ نہ کرین وہ کافر ہین کیونکہ اُنہون نے احکام دین کی اہانت کی اور اس سے سرکشی اختیار کی اسی وجہ سے ان کو کافر ظالم فاسق کہا ہے ان کا کفر تو انکار کے سبب سے ہے ۔ اور ظلم اسلئے کہ وہ اسکی مخالف احکام پر فیصلہ کرتے ہین فسق اسلئے کہ وہ حکم الٰہی کی اطاعت سے خارج ہوئے ٭

کشاف مین ہے جو لوگ خدا کے اتارے ہوئے احکام کی اہانت کرکے اُن پر فیصلہ نہ کرین وہ کافر ظالم فاسق ہین انہون نے آیات الٰہی کی اہانت کرکے ظلم کیا تو اون کو کافر کہا گیا اور ان احکام کے مخالف احکام پر انہون نے فیصلہ کیا

وما كان من مرتہم فہو لاهل الكتاب انتهى - وقال الشيخ ابو منصور رح حمل على الجحود فى الثلاث فيكون كافرا وظالما وفاسقا لان الظالم المطلق والفاسق المطلق هو الكافر انتهى كذا فى المدارك قال الامام قوله الكافرون الظالمون الفاسقون صفات لموصوف واحد قال القفال وليس فى افراد كل من هذه الثلاثة باللفظ ما يوجب القدح فى المعنى بل هو كما يقال من اطاع الله فهو المؤمن من اطاع الله فهو المتقى لان كل ذلك صفات مختلفة حاصلة لموصوف واحد انتهى فى لباب التاويل قال مجاهد فى هذه الآيات الثلاث من ترك الحكم بما انزل الله رد كتاب الله فهو كافر وظالم وفاسق انتهى -

ترجمہ

تو اطاعت سے خارج ہوئے - ابن عباس سے روایت ہے کہ یہان کافر ظالم اور فاسق سے اہل کتاب ہی مراد ہین یہہ بھی ان سے منقول ہے - کہ مسلمانو! تم اچھے رہے میٹھی چیزین تمہارے لئے ہین کڑوین اہل کتاب کے لئے -

شیخ ابو منصور نے فرمایا ہے کہ تینون آیات مین احکام الٰہی سے انکار مراد ہے وہی منکر کافر ظالم فاسق ہوگا کیونکہ ظالم مطلق اور فاسق مطلق کافر ہی کو کہا جاتا ہے ایسا ہی مدارک مین ہے - (یہ کتاب تو مطبوع بھی ہے مگر بڑا اسکے چھاپہ کی ہمین نمبر صفحہ بہت جگہہ ندارد ہے) -

امام رازی نے (تفسیر کبیر مین بصفحہ ۲۰۷ ج ۳) فرمایا ہے کافر ظالم فاسق (تینون) ایک موصوف کے صفات ہین - قفال نے کہا ہے ان تینون کو الگ الگ الفاظ سے ذکر کرنا معنے مراد مین خلل انداز نہین ہے - یہ ایسا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے جو شخص خدا کا حکم مانے وہ مومن ہے جو خدا سے

في المعالم وسئل عبد العزيز بن يحيى الكناني عن هذه الآية فقال انها تقع على جميع ما انزل الله تعالى لا على بعض فكل من لم يحكم بجميع ما انزل الله فهو كافر وظالم وفاسق فاما من حكم بما انزل الله من التوحيد وترك الشرك ثم لم يحكم ببعض ما انزل الله من الشرائع لم يستوجب حكم هذه الآيات الكريمات وقال العلماء هذا اذا رد نص حكم الله تعالى عيانا عمداً فاما من خفي عليه النص او اخطاء في التاويل فلا انتهى اي فلا يدخل في هذا الوعيد كذا في لباب التاويل حاصل یہہ کہ حکم کفر وظلم وفسق کا بجحود وانکار واستہانت واستخفاف ما انزل اللہ پر ہے اور یہہ ظلم اور فسق وہ ہے کہ کبہو ساتہہ ایمان کے جمع نہین ہوتا اوس کو اختصاص ساتھ کفر الٰہی کی ہے اور یہہ متعلق ہے امور اخرویہ سے نہ امور دنیویہ سے۔

ترجمہ

ڈرے وہ مومن ہے کیونکہ یہ سبہی ایک ہی موصوف کی مختلف صفتین ہین لباب التاویل مین ہے مجاہد نے ان تینون آیات کے تفسیر مین کہا ہے جو خدا کے احکام کے مطابق حکم نہ کرے اور کتاب اللہ کو رد کرے وہی کافر ظالم فاسق ہین +

معالم مین ہے (بصفحہ ۲۸۳) عبد العزیز بن یحیی الکنانی سے پوچھا گیا کہ یہ آیات کن لوگون کے حق مین ہین انہون نے جواب دیا کہ یہہ سبہی احکام الٰہی کے خلاف حکم کرنے والون کے حق مین نہ بعض احکام کے اور فرمایا جو شخص خدا کے سبہی احکام پر عمل نکریگا وہی کافر ظالم اور فاسق ہوگا۔ اور جو خدا کے بعض احکام (توحید وترک شرک) پر عمل کرتا ہے اور بعض احکام الٰہی کے مطابق عمل وفیصلہ کرنے سے قاصر ہے وہ ان آیات کا حکم کا مورد نہین ہے۔ علماء نے کہا ہے

قال اهل التحقیق یراد بالظلم ههنا ما یتعلق بالامور الاخرویة
لا الامور الدنیویة ومثله یستفاد من مجمع البحار اور حق سبحانہ تعالیٰ
نے اپنی کتاب محکم میں کفار کو اہل کتاب اور مشرکین اور منافقین و مرتدین سے
جابجا ظالم و فاسق فرمایا اور درحقیقت اصل ظالم کافرہین فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے
والکافرون هم الظالمون الایة والله لا یهدی القوم الظالمین
قال الامام ان الکافرین ظالمون لانفسهم وانهم خلفوا الایمان
وهم رضوا بالکفر فکانوا ظالمین لان الظلم عبارة عن وضع
الشئ فی غیر موضعه انتهی اور فرمایا فما کان الله لیظلمهم ولکن کانوا
انفسهم یظلمون اور اسی جا سے ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے شرک کو ظلم اور ظلم کو
شرک فرمایا قال ان الشرک لظلم عظیم اور فرمایا الذین آمنوا ولم یلبسوا
ایمانهم بظلم ای لم یخلطوا ایمانهم بالله بعبادة غیره کاهل الکتاب
کذا فی مجمع البحار اور فرمایا فمن تولی بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون فی المنا

ترجمہ علما نے کہا ہے یہ بھی اسوقت ہے جبکہ کسی حکم کو جان بوجھکر رد کرے۔ اور
اگر وہ خطا و تاویل سے اوسکو رد کرتا ہے تو وہ اوس وعید میں داخل نہیں ہے۔
ایسا ہی لباب التاویل میں ہے۔
اہل تحقیق نے کہا ہے یہاں ظلم سے وہ ظلم مراد ہے جو امور اخروی کے متعلق ہو
نہ متعلق امور دنیوی ایسا ہے مجمع البحار سے مفہوم ہوتا ہے۔
امام (رازی) نے (تفسیر کبیر میں) فرمایا ہے کافروں نے اپنی جان پر ظلم
کیا ایمان کو چھوڑا کفر کو پسند کیا تب ہی ظالم ہوئے ظلم اسیکا نام ہے کہ ایک
چیز کو غیر محل میں رکھیں۔
جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ملایا (وہی
امن میں ہیں اور وہی ہدایت پر) اس سے یہہ مراد ہے کہ ایمان کے

ای العاصون الخارجون عن الایمان اور فرمایا ولو آمن اهل الکتاب
لکان خیرا لهم منهم المومنون واکثرهم الفاسقون فی المعالم
ای الکافرون اور فرمایا منافقین کے حق مین - انکم کنتم قوما
فاسقین اور فرمایا ان المنافقین هم الفاسقون فی التفسیر
الکبیر ای الکاملون فی الفسق اور فرمایا ولا تصل علی احد منهم[۱]
مات ابدا ولا تقم علی قبره انهم کفروا بالله ورسوله وماتوا وهم
فاسقون اور فایده ذکر وصف ظلم وفسق کا بعد ذکر وصف کفر منکرین
اور محققین ما انزل الله کی یہہ ہے کہ بیان کیا امام نے فی التفسیر الکبیر[۲]
فی شرح هذه الایة ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئک هم الظالمون
وفیه سوال وهو انه تعالی قال فاولئک هم الکافرون وثانیا

ترجمہ ساتھ شرک کو نہین ملایا ایسا ہی مجمع البحار مین ہے (مترجم کہتا ہے یہہ تفسیر بعینہٖ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے - یہ آیت اتری تو صحابہ نے
آنحضرت سے پوچھا کہ ہم مین ایسا شخص کون ہے جو ظلم نہین کرتا آپ نے
فرمایا تم نے میرے بھائی لقمان کا یہ قول نہین دیکھا کہ "بڑا ظلم شرک ہے"
یعنے اس آیہ مین وہی ظلم مراد ہے (دیکھو صحیح بخاری صـ۱ـ ج ۱) خدا کی اس قول
کی تفسیر مین کہ اہل کتاب [illegible] اکثر فاسق ہین معالم مین کہا ہے کہ وہ کافر ہین اور
خدا کے اس قول کی تفسیر مین کہ منافق ہی فاسق ہین تفسیر کبیر مین کہا ہے کہ وہ
فسق مین کمال رکھتے ہین -

[۱] تو ان کا جنازہ نہ پڑھ جب وہ مرین اور ان کی قبر پر کھڑا نہو وہ خدا سے منکر
ہوئے اور فسق مین مرے - [۲] تفسیر کبیر

هم الظالمون والكفر اعظم من الظلم فلما ذكر اعظم التهديدات اولاً فاى فايدة فى ذكر الاخف بعده وجوابه ان الكفر من حيث انه انكار نعمة المولى وجحود لها كفر ومن حيث انه القاء النفس فى العقاب الدائم الشديد فهو ظلم على النفس ففى الاية الاول ذكر الله ما يتعلق بتقصيره فى حق الخالق سبحانه وفى هذه الاية ذكر ما يتعلق بالتقصى فى حق نفسه انتهى وفيه ايضا قيل الوصف انما يذكر للمبالغة فاى مبالغة تحصل فى وصف الكافر بانه فاسق فى الجواب الكافر قد يكون عدلا فى دينه وقد يكون فاسق دينه فيكون مردود الطوائف كلهم لان المسلمين لا يقبلونه بكفره والكفار لا يقبلونه بكونه فاسقا فيما بينهم فلين ممن يجب الاقتداء به عند العقل وقال فى موضع اخر الفسق اولى حالا من الكفر لما ذكر كونه كافرا انما الفائده فى وصفه بعد ذلك بكونه فاسقا والجواب ان الكافر قد يكون عدلا فى دينه وقد يكون فاسقا فى دينه والكذب والخداع والمكر والكيد امر مستقبح فى جميع الاديان

ترجمہ تفسیر کبیر بصفحہ ۶۰۵ مین آیات ثلثہ مذکورہ بالا کی شرح مین کہا ہے یہان ایک سوال وارد ہوتا ہے کہ خدا نے ان کو پہلے کافر کہا پھر ظالم فرمایا حالانکہ کفر ظلم سے بڑہکر ہوتا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ کفر اس نظر سے کہ اس مین نعمت خدا کی ناشکری پائی جاتی ہے کفر ہے اور اس نظر سے کہ اس مین ان کا اپنی جان کو ہمیشہ کے عذاب مین رکہنا ہوگا اسکا اپنی جان پر ظلم ہے۔ لہذا پہلی آیہ مین خداتعالے نے ان کے اس گناہ کا ذکر فرمایا جس مین خدا کی حق تلفی پائی جاتی ہے دوسری آیہ مین اس گناہ کا جس مین انسان کا اپنے حق مین ظلم کرنا پایا جاتا ہے - یہ بہی اس مین اور جگہہ کہا ہے بعنوال اوصاف کا

فلما کانوا موصوفین بھذہ الصفات وصفھم اللہ تعالی بالفسق بعد ان وصفھم بالکفر تنبیھًا علی ان طریقتھم طریقۃ مذمومۃ عند کل اھل العالم انتھی اورجسکو مذاق صحیح فن معانی سے ہی وہی جانتاہے اسکو کہ ذکر اسم اشارہ اور تعریف الکافرون والظالمون والفاسقون اور توسیط فصل درمیان اوس کے اور اولئک کی صاف دال ہے اسپر کہ حکم ان آیات ثلثہ کا متعلق ہے اونہین لوگون سے کہ جو منکر اور جاحد اور مستہین اور مبدّل اور مغیّر اور محرّف آیات واحکام منزل کتاب اللہ ہین خواہ وہ یہود ونصارٰی ہون خواہ کوئی اور جو ایسی عقاید رکہین اور ایسے اعمال کرین درحقیقت وہی ہین کافر کہ نکل گئے دایرہ ایمان سے اور وہی ہین ظالم اور فاسق کہ اس سے زیادہ ظلم اور اس سے بڑا فسق نہین ہوسکتا پس واضح ہوا اس تقریر سے ضعف

ترجمہ

ذکر مبالغہ کے لئے ہوتا ہے اور جب کافر ہونے کا وصف بیان ہوا ۔ تو پھر فاسق ہونے کے وصف مین کونسا مبالغہ ہے **جواب** کافر کبھی اپنے دین مین عادل ہوتا کبھی اپنے دین مین فاسق اس حالت مین وہ سبھی لوگون کے نزدیک مردود ہوتا ہے مسلمان تو اسوجہ سے اسکو مردود کہتے ہین کہ وہ کافر ہے کافر اسلئے مردود جانتے ہین کہ وہ ان مین بہی فاسق ہوتا ہے ایسے شخص کی بحکم عقل پیروی واجب نہین ہوتی یہہ بہی اس مین کہا ہے **سوال** فسق تو کفر سے ادنی ہے ۔ پہر کفر کے بعد فسق کو کیون ذکر کیا (**جواب**) کافر کبھی اپنے دین مین عادل ہوتا ہے کبھی فاسق اور جہوٹ بولنا فریب دینا مکر کرنا سبھی دینون مین برا سمجہا جاتا ہے ۔ چونکہ وہ لوگ ان سب ہی صفات سے موصوف تہے لہذا انکو خدا تعالی نے کفر کے بعد وصف فسق سے بہی موصوف فرمایا تاکہ لوگون کو یہہ معلوم ہو کہ اون کا طریق سبھی لوگون کے

اوس قول کا کہ کہا ہے بعض نے جیسکو نقل کیا ہے اوسکو بعض تفاسیر مین کہ الاول
فی الجاحد والثانی والثالث فی المقر التارك اور اسی سے وہم ہو کہا
پڑتا ہے ناواقفون کو علوم قرانی سے اور اون کو کہ جنکو سند قرانی حاصل
نہین ہے علماء محققین اہل تفسیر سے اور بالفرض اگر اس قول کو بہی گو مخالف
تحقیق جم غفیر علماء محققین اہل تفسیر کی ہے اور نیز نظم قرانی سے بہت دور ہے
مان لیا جاوے تو یہہ بہی ایک قول ہے اقوال متعددہ سے تفسیر ان آیات مین
کہ روایت کیا گیا ہے عکرمہ سے پس اس سے حکم ظلم اور فسق نہین کیا جاتا کسی
مسلم پر کیونکہ دلیل محتمل اوپر احتمالات متعددہ کے قابل احتجاج اور استدلال
کی کسی حکم خاص پر نہین ہوسکتی آیا نہین ہے مسلمات فن سے اذا جاء
الاحتمال بطل الاستدلال اور یہہ جو مدارک مین قول ابن عباس رضی اللہ
نقل کیا ہے اس عبارت سے قال ابن عباس رضی اللہ من لم یحکم
جاحداً فہو کافر وان لم یکن جاحداً فہو فاسق ظالم انتہی مخالف
ہے اور روایات صحیحہ کی جو ابن عباس رضی اللہ سے منقول ہین جیسا کہ
نقل کیا اور تفاسیر مین مثل کشاف ولباب التاویل ومعالم کی اور جب یہہ
تردد واقع ہوا تو رجوع کی گئی طرف تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تو پایا اسکو
موافق اسی تحقیق کے جو نزدیک جمہور محققین اہل تفسیر کی تفسیر ان آیات ثلثہ مین

ترجمہ نزدیک برا ہے ۔
پہلی آیت جسمین مخالف احکام کو کافر کہا گیا ہو منکر [illegible] مین ہے دوسری
اور تیسری آیۃ (جن مین ظالم و فاسق کہا گیا) تارک کے حق مین جو منکر نہو یہی قول ہے
جسپر ہمارے مخالفین کو بڑا گھمنڈ تہا مفتی صاحب نے اسکا خوب جواب دیا ہے ۔
ابن عباس نے فرمایا ہے کہ جو منکر ہوکر حکم نہ کرے وہ کافر ہے اور جو منکر نہو وہ

متحقق ہین چنانچہ سب عبارت تفسیر ابن عباس رض کی اس مقام سے لکھی جاتی ہے
تاکہ مکابر لجوج کو بھی پہر مقام لم و لانسلم باقی نرہے فی تفسیر ابن عباس رض
من لم یحکم الخ یقول ومن لم یبین ما بین الله فی التوریۃ من
صفۃ محمد صلی الله علیہ وسلم ونعتہ وایۃ الرجم فاؤلئک ھم
الکافرون بالله والرسول والکتاب ومن لم یحکم الخ یقول
ومن لم یبین ما بین الله بہ فی القرآن ولم یعمل بہ فاولئک ھم الظالمون
الضارون لانفسھم فی العقوبۃ یعنی اھل الاھواء والفتن
ومن لم یحکم الخ یقول ومن لم یبین ما بین الله فی الانجیل
فاؤلئک ھم الفاسقون العاصون الکافرون انتھی۔
قال ابن الحجر العسقلانی اھم یحرفون الکلم عن مواضعہ ویقولون
علی الله الکذب وھم یعلمون ویقولون ھو من عند الله و

ترجمہ

فاسق وظالم ہے (اس قول پر معترضین کا بڑا اعتماد تہا۔ اس فتوی نے اس قول کو
لایق اعتماد نہین رہنے دیا)
تفسیر ابن عباس مین ان آیات کی تفسیر مین کہا ہے کہ جو شخص آنحضرت کی صفت
اور آیۃ رجم کو جو توریت مین بیان ہوئی ہین بیان نہ کرے وہ کافر ہے۔ خدا اور رسول
کتاب کا منکر اور جو شخص احکام آلہی کو جو قرآن مین بیان ہوئی ہین لوگون کو
نہ بتاوے اور نہ خود عمل کرے وہ ظالم ہے کیونکہ اوسنے اپنی جان کو ضرر پہنچایا اس سے
اون کی مراد اہل بدعت اہل اہوا ہین اور جو لوگ اُن احکام کو بیان نکرین
جو انجیل مین ہین وہ فاسق ہین۔ نافرمان ہین کافر ہین۔
حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کہ وہ لوگ خدا کے کلمات کو اپنے ٹہکانے
سے پہیرتے اور یہ کہتے کہ یہ خدا کی طرف سے ہین حالانکہ وہ خدا کی طرف سے

ما هو من عند الله ويلبسون الحق بالباطل ويكتمون الحق وهم
يعلمون انتهى اب مثل آفتاب کی روشن ہوگیا کہ ان آیات سے استدلال
کفر و ظلم و فسق اہل اسلام پر جو مبتلای عہدۂ فصل خصومات جانب نصاری ہین
کسیطرح نہین ہوسکتا اور منصف دیندار سلیم الطبع کو اس تحریر کے دیکھنے کے بعد
کچھ مقام تردد نہین رہیگا اور پھر جھگڑا اور مکابرہ اور مشاغبہ اور ترجیح اپنی بات
کی جو موہنہ سے اوس کے بے سمجھی سے نکل گئی ہے نہ کریگا کہ جدال و مراء
و لجاج شریعت مین مذموم ہین اور شیوۂ اہل صلاح نہین سلف صالح سے منقول
ہے کہ جدال دین سے نہین ہے اور نہ جرات کریگا پھر کبھو قطعی حکم کفر و فسق کرنے
مین بھائیون مسلمانون کی باستدلال ان آیات کریمات کی کیونکہ علی سبیل
التنزل دو حال سے خالی نہین یا یہہ استنباط اوسکا واقع مین ان آیات
سے صحیح ہے تو داخل ہوئی یہہ لوگ وعید مین ان آیات کی اور یا یہہ استخراج
اوسکا غلط ہے اور یہ حکم اوسکا صحیح نہین تو اونہی خود حکم نہ کیا بما انزل الله پر
اور داخل ہوگیا وعید من لم یحکم بما انزل الله مین اور یہہ مطابق ہے
قول صادق مصدوق علیه الصلوٰة والسلام کے جو مشکوٰۃ شریف مین وارد
ہوا وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما رجل
قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما متفق علیه وعن ابی ذر
قال قال صلی الله علیه وسلم لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیه

ہوتے تھے وہ لوگ حق کو باطل سے ملاتے اور حق کو چھپاتے اور اس امر کو وہ جانتے ہین۔
ابن عمر سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کو
کافر کہیگا تو یہ کلمہ ایک کیطرف ضرور عاید ہوگا (یعنی وہ کافر نہوگا تو یہ ہو جائیگا
ابو ذر سے روایت ہی کہ کوئی کسیکو کفر یا فسق کی تہمت لگاتا ہے تو وہ

بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری
جو کہ سوال سائل صرف اسیقدر تہا کہ آیات ثلثہ سے حکم کفر و فسق و ظلم ان عہدہ
دارون اسلام پر ہو سکتا ہے یا نہین اسواسطے جواب مین اسی قدر لکھا گیا جو
لوگ کہ منصوص علیہ بالکفر والفسق والظلم ان آیات مین ہین اون مین یہہ
مسلمان ہندات ہرگز داخل نہین باقی رہا یہہ امر کہ ازروی روایات فقہیہ
کے حکم اس نوکری کا کیا ہے سو اس مین فتوی حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز
صاحب کا جو مشتمل اوپر تفاصیل احکام نوکریہائے نصاری مثل افتا و قضا
و سررشتہ داری و منشی گری وغیرہ کے ہے اور وہ کالمثل السائر تمامی بلاد
ہندوستان مین شایع اور مشہور ہی کافی و وافی ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم واکمل
حررہ العبد المسکین محمد صدر الدین ختم اللہ لہ بالحسنی | محمد صدر الدین | نقد رحمت علی مفتی | ز اکرام علی مرقوم
اصاب المجیب المحقق والصحیح ان الدخول فیہ رخصۃ طمعاً فی اقامۃ
العدل قال علیہ السلام عدل ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ والترک

ترجمہ اوسکی طرف لوٹ آتی ہے اگر وہ شخص ایسا نہین ہوتا۔
مفتی صاحب محقق جواب مین حق کو پہنچ گئے ہین صحیح بات یہی ہے کہ
حکومت (یا قضا) اختیار کرنا جایز ہے اس خیال سے کہ انصاف کرین گے
آنحضرت ؐ نے فرمایا ہے ایک ساعت انصاف کرنا ساٹھ سال عبادت کرنے سے
بہتر ہے اور ترک حکومت (یا قضا) افضل ہے شاید حاکم حکومت کے وقت
حق سے پہر جاوے اور کوئی اسکا مددگار (و مشیر) نہو جسکا ہونا ضروری ہے ہان
اسصورت مین اسکو حکومت اختیار کرنا ضروری ہے جبکہ اس کے سوا کوئی
دوسرا اس حکومت کے لایق نہو یہ اسلئے لوگون کے حقوق (ظالمون) سے
محفوظ رہین اور دنیا مین فساد نہو زیادہ سے پہر یہہ حکومت اختیار کرنا بادشاہ

غزیمة فلعلہ یخطی ظنہ فلا یوثق لہ او لا یعینہ علیہ غیرہ و لا بد من الاعانة الا اذا کان ھو الاھل للقضاء دون غیرہ فحینئذ یفترض علیہ التقلد صیانة لحقوق العباد و اخلاء للعالم عن الفساد ثم یجوز التقلد من السلطان الجائر کما یجوز من العادل لان الصحابة تقلدوہ من معاویة والحق کان بید علی رضی اللہ عنہ فی نوبتہ والتابعون تقلدوہ من الحجاج وھو کان جائرا الا اذا کان لا یمکنہ من القضاء بحق لان المقصود لا یحصل بالتقلید بخلاف ما اذا کان یمکنہ ھدایہ [احمد سعید احمد]

جو لوگ منصوص علیہ بالکفر و الظلم و الفسق ان آیات میں ہیں ان میں یہ لوگ منصف وغیرہ کہ التصدیق بما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے ہیں اور انکو برا جانتے ہیں داخل نہیں لیکن اگر فصل خصومات میں موافق روایات فقہیہ کی پابند نہیں اور اون کا خلاف کرتے ہیں تو اوس فسق میں جو عند الفقہاء ہی داخل ہیں

ظالم کی طرف سے بہی جائز ہے جیسا کہ عادل بادشاہ کی طرف سے جائز ہے۔ کیونکہ اصحاب نبوی نے معاویہ کی طرف حاکم ہونا اختیار کیا باوجودیکہ اسوقت حق (اور انصاف) بر حضرت علی المرتضی تہے۔ (اور معاویہ اون کے باغی تہے) ایسا ہی تابعیون نے حجاج بن یوسف کی طرف سے حکومت اختیار کی ہے باوجودیکہ وہ ظالم تہا۔ ہان اس صورت مین اختیار کرنا جائز نہین جبکہ بادشاہ ظالم اس حاکم کو انصاف کرنے کی قدرت نہ دے کیونکہ اس صورت مین حاکم بننے کی اصل غرض حاصل نہین ہوتی ہے اسصورت کا حکم اس صورت کے مخالف ہے کہ وہ اسکو انصاف کرنے سے نہ روکے ۔ ہدایہ صفحہ ۱۱۷ ج ۲

اور ماتحت ہیں اور اگر تعدیات کرتے ہیں کیا نہ نفاذ احکام ورد روایات فقہیہ

ہیں تو اس فسق و معصیت میں بہی داخل نہیں یجوز تقلد القضاء[1]

من السلطان العادل والجائر ولو کافرا ذکرہ مسکین وغیرہ الا

اذا کان یمنعہ من القضاء بالحق فیحرم کذا فی الدر المختار

وھکذا فی الھدایۃ والعالمگیریۃ وغیرھا من کتب الفقہ واللہ

اعلم بالصواب | سید محمد نذیر حسین | بحسب روایات اکثر مفسرین کے سلف وغیرہ موفق

ان لوگوں میں کہ منصوص علیہم بالکفر والفسق والظلم آیات مذکورہ میں ہیں داخل

نہیں اگر برا جانتے ہیں نفاذ احکام خلاف شرع کو باقی مضمون روایت فقہیہ کا صحیح ہے

واللہ اعلم بالصواب | محمد قطب الدین | فی الواقع جو لوگ کہ فصل خصومات میں خلاف

شرع حکم نہیں کرتے ہیں وہ لوگ خواہ مامور طرف سلطان مسلم کی سے ہوں یا کافر کی

نہ کافر ہیں نہ فاسق اور جو خلاف شریعت حکم کرتے ہیں اور اسکو برا جانتے ہیں وہ

بہی کافر نہیں بلکہ عاصی ہیں مرتکب حرام فقط کتبہ | احمد علی عفی عنہ | مملوک علی | نوازش علی

اس فتوی پر ہمارے ریمارک کا لکہنا کچہ ضرورت نہیں ہے وہ اس فتوی کو

دیکہکر بخوبی سمجہ جاینگے کہ اس میں ہمارے مضمون کی کسقدر تایید و تصدیق موجود ہے تاہم اردو

خوان ناظرین اور اپنے گروہ کے معلم مجتہدین افہام کی غرض سے نمبر آیندہ میں ضمن تتمہ شہادت

موافقین ہم اسپر کچہ ریمارک کرینگے ۔ انشاء اللہ تعالی ۔

---

[1] مسلمان کو بادشاہ عادل کی طرف سے اور بادشاہ ظالم کیطرف سے اگرچہ کافر

کیوں نہو) حاکم (یا قاضی) بنا جائز ہے ۔ چنانچہ مسکین وغیرہ نے نقل کیا ہے

ہاں اس صورت میں قاضی بننا جائز نہیں بلکہ حرام ہے جبکہ وہ بادشاہ حاکم کو انصاف کرنے

سے روکے یہ درمختار میں (بصفحہ ۲۹۵) کہا ہے ایسا ہی ہدایہ و عالمگیری وغیرہ میں ہے